مقالات:

تحریر: مولانا مختار احمد ندوی
تلخیص: اکرام اللہ ساجد

دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات

جملہ اہلِ اسلام کو معلوم ہونا چاہیے کہ ان کا دین ایک عالمگیر دین ہے جو کسی مخصوص مقام، نسل یا زمانے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ دائمی، ابدی اور تا قیامت راہنما ہے ـــــ زمان و مکان کے اختلاف کی بناء پر اس میں تبدیلی ناممکن ہے ـــــ اس کی تعلیمات عمل کے لیے انتہائی آسان، کامل و اکمل ہیں، اور اس کے تمام مسائل انسانیت کی فلاح و صلاح کے ضامن!

دین کا علم سیکھنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے، افادۂ عام کے لیے دینِ اسلام کی بنیادی تعلیمات درج ذیل ہیں:

عقیدۂ توحید و رسالت دینِ اسلام کی بنیاد عقیدۂ توحید و رسالت یعنی کلمۂ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پر ہے۔ اسی کلمہ کے زبانی اقرار، دل سے اس کی تصدیق اور اس پر عمل کے عہد کی بناء پر آدمی مسلمان ہوتا ہے۔

کلمۂ طیبہ کے پہلے جزء "لا الٰہ الا اللہ" کا معنیٰ یہ ہے کہ سچا اور برحق معبود صرف اللہ ہے، اور اس کے سوا جس جس کو بھی لوگ معبود کہتے اور مانتے ہیں، سبھی باطل ہیں اور ان کی کوئی حقیقت نہیں! ـــــ "لا الٰہ الا اللہ" پر ایمان لانے کی شرائط یہ ہیں کہ اس کو پڑھنے والا اس کا معنیٰ و مفہوم جانتا ہو، دل سے اس پر یقین رکھتا ہو، اس پر عمل میں مخلص ہو، اسے سچا جان کر اسے قبول کرے، معبودِ حقیقی جس کا وہ کلمہ پڑھ رہا اور اقرار کر رہا ہے، اس سے محبت کرے، نہ صرف زبانی بلکہ اعضاء و جوارح کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مکمل فرمانبرداری کا اظہار بھی کرے!

کلمۂ طیبہ کا دوسرا جزء "محمد رسول اللہ" ہے ـــــ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری اور سچے رسول ہیں، جب کہ آپؐ کو رسول ماننے کا تقاضا یہ ہے کہ آپؐ کی اطاعت کی جائے، جن باتوں کا آپؐ نے حکم دیا ہے، انھیں قبول کیا جائے اور جن

باتوں سے منع فرمایا ہے، انھیں ترک کر دیا جائے ــــ آپ کے قول وعمل کو اللہ تعالیٰ کے بعد سب کے قول وعمل پر مقدم رکھا جائے اور ان کی موجودگی میں کسی دوسرے کے قول وعمل کی تلاش نہ کی جائے ــــ من مانی باتوں اور بدعات سے مکمل پرہیز کیا جائے۔

ارکانِ ایمان

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے سب رسولوں پر ایمان رکھا جائے ــــ آخرت کے دن کا یقین ہو، نیز یہ ایمان ہو کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے، فرشتے اللہ تعالیٰ کی نورانی مخلوق ہیں، گو وہ ہماری نظروں سے غائب ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے ہیں، کھاتے پیتے نہیں، ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس میں لگے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہر حکم کی بجا آوری کرتے ہیں۔

کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ آسمانی کتابیں، جو بعض انبیاءؑ پر وقتاً فوقتاً اتاری گئیں اپنے مضامین کے لحاظ سے سچی اور اللہ کے کلام پر مشتمل تھیں۔ مشہور آسمانی کتابیں یہ ہیں:

قرآنِ مجید آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا، تورات حضرت موسیٰؑ کو ملی ــــ زبور حضرت داؤدؑ پر اور انجیل حضرت عیسیٰؑ پر نازل کی گئی۔ ان کے علاوہ کچھ چھوٹی چھوٹی کتابیں، جنھیں "صحائف" کہتے ہیں، حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ پر نازل کی گئیں ــــ احکام کے اعتبار سے قرآنِ مجید کے علاوہ تمام کتب نہ صرف منسوخ ہو چکی ہیں، بلکہ آج یہ اپنی اصلی حالت میں بھی موجود نہیں۔ صرف قرآنِ مجید وہ واحد، آخری آسمانی کتاب ہے جس کا ایک ایک حرف محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ رہے گا ــــ اس امر میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، قدیم و ازلی ہے اور مخلوق نہیں ہے۔

رسولوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ یہ عقیدہ رکھا جائے، انبیاء و رسل اللہ تعالیٰ کے وہ صالح بندے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آتی رہی اور اس کے مطابق وہ اللہ کے بندوں کی راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیتے رہے ــــ سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدمؑ تھے اور سب سے آخری حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ــــ قرآن و

حدیث میں جتنے بھی انبیاءؑ و رسلؑ کا ذکر ملتا ہے، ان سب پر ایمان لانا ہر مومن پر فرض ہے، ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد اطاعت و اتباع صرف آپؐ ہی کی ہوگی، کسی دوسرے نبی اور رسول کی نہیں!

آخرت کے دن پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے، یہ یقین رکھا جائے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب صور پھونکا جائے گا، تمام کائنات درہم برہم ہو جائے گی، حکمِ الٰہی سے ایک نیا عالم وجود میں آئے گا، مردے زندہ کیے جائیں گے ــــ حشر کے میدان میں سب لوگ جمع ہوں گے اور حساب کتاب کے بعد نیک لوگ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور برے لوگ جہنم رسید ہوں گے۔

"تقدیر" اللہ تعالیٰ کے اس علم کا نام ہے جس کے مطابق تمام کائنات وجود میں آئی۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں رونما ہونے والے تمام واقعات و حالات کا ٹھیک ٹھیک اندازہ قائم کر کے انھیں ازل سے لوح محفوظ میں درج کر دیا ــــ اور آج جو کچھ ہو رہا ہے یا آئندہ ہوگا، خواہ وہ شر ہو یا خیر، اسی اندازہ (تقدیرِ الٰہی) کے مطابق ہو رہا ہے۔ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے باہر نہیں جا سکتی نہ اس کی تدبیر کے بغیر پیدا ہو سکتی ہے ــــ تقدیر میں بحث کرنا منع ہے، بس اس پر ایمان لانا ضروری ہے، اور اللہ کی تقدیر پر راضی رہنا ہر مومن پر فرض! ــــ زندگی کے تمام نشیب و فراز کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مان کر ان میں صبر و استقامت کے ساتھ اطاعتِ الٰہی پر قائم رہنا ہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔

یاد رہے، ایمان کے مذکورہ چھ ارکان میں سے کسی ایک رکن کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک کرنے یا اسے نہ ماننے سے انسان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے!

عقائدِ اہلِ اسلام

ایک مسلمان کے عقائد کیا ہونے چاہئیں؟ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

- اللہ ایک ہے، اکیلا ہے، بے نیاز ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ ہی اس جیسا کوئی ہے ــــ اس کا کوئی وزیر ہے نہ مشیر ــــ نہ اس کی بیوی ہے نہ اولاد ــــ وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ــــ جو ہو چکا ہے، جو ہونے والا ہے، جو نہیں ہوا، ہوگا یا نہیں؟ اور اگر ہوگا تو کیسے ہوگا؟ ان سب باتوں کا جاننے والا ہے ــــ وہ ہر چیز

پر قادر ہے ـــــ اس کو کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی ـــــ جو چاہے کر گذرتا ہے ـــــ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات، اور اس کے اسمائے حسنیٰ کو اسی طرح حق ماننا چاہیے جس طرح وہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں، مثلاً علم، سمع، بصر، قوت، ارادہ، کلام، عرش پر قرار پکڑنا۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے ـــــ اہلِ ایمان روزِ قیامت اپنے رب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے ـــــ اللہ تعالیٰ کی تمام ذاتی، فعلی اور خبری صفات پر اسی طرح ایمان رکھنا چاہیے جیسے وہ مذکور ہیں ـــــ ان میں کوئی ردّ و بدل نہ کیا جائے، انھیں معطل و بیکار نہ سمجھا جائے، انھیں کسی چیز سے تشبیہ نہ دی جائے، ان کی کیفیت بیان نہ کی جائے ـــــ عبادت صرف اللہ کی کرنی چاہیے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے، نہ اس کے سوا کسی کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھا جائے، اس کے سوا کسی کو سجدہ نہ کیا جائے، نہ کسی کی نذر مانی جائے ـــــ اس کے سوا (مافوق الاسباب) نہ کسی کو پکارا جائے اور نہ کسی سے مدد طلب کی جائے ـــــ صرف اللہ غنی ہے، باقی سب کے سب اس کے محتاج ہیں!

- اللہ تعالیٰ کے بارے اس عقیدہ کے ساتھ ساتھ فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر، تقدیر اور اس کے خیر و شر پر، مرنے کے بعد جی اٹھنے پر بھی ایمان لانا چاہیے ـــــ نیز یہ کہ قیامت حق ہے، حساب کتاب حق ہے ـــــ میزان، عدل، پلصراط، جنت و دوزخ سب حق ہیں، ان پر ایمان لانا فرض ہے۔
- اللہ تعالیٰ کے تمام نبی اور رسول برحق ہیں، ان میں سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل اور آخری ہیں ـــــ نبوت کا سلسلہ آپؐ پر ختم ہے ـــــ روزِ قیامت اہلِ توحید کے لیے آپؐ کی سفارش برحق ہے ـــــ آپؐ کو حمد کا جھنڈا دیا جائیگا ـــــ آپؐ کے حوضِ کوثر سے اہلِ توحید کو جام پلایا جائے گا!
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے سب سے افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں، ان کے بعد حضرت عمر فاروقؓ، ان کے بعد حضرت عثمان ذوالنورینؓ، ان کے بعد حضرت علی مرتضیٰؓ، پھر عشرہ مبشرہ (وہ دس صحابہ جن کو اس دنیا میں جنت کی بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک سے ملی) ـــــ پھر اصحابِ بدر، پھر تمام دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین! ـــــ تمام صحابہ کرامؓ عادل تھے۔ تمام امہات المؤمنین

(رضوان اللہ علیہم اجمعین) پاک نہیں!

انبیائے کرامؑ کے معجزے اور اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں، تاہم معجزہ اور کرامت کے پس پردہ اصل کارفرما قدرت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے ___ حضرات انبیاءؑ و اولیاء اللہ تعالیٰ کے محتاج بندے ہیں، نہ نفع کے مالک ہیں نہ نقصان کے، اور نہ ہی اللہ کے حق میں سے کسی حق کے مستحق کہ اس حق کے حوالہ سے اللہ سے کوئی سوال کیا جائے ___ غیر اللہ کی قسم کھا کر اللہ کا تقرب چاہنا اور دعاء میں فوت شدگان کا وسیلہ جائز نہیں، ہاں کسی زندہ نیک آدمی سے دعاء کی درخواست کی جاسکتی ہے ___ اسی طرح نیک اعمال کے حوالہ سے دعاء، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت، آپؐ کی شفاعت، اسباب کے تحت کسی سے امداد و تعاون کی درخواست، اللہ تعالیٰ کی صفات اور اس کے اسمائے حسنیٰ کے وسیلہ سے دعاء کرنا وسیلہ کی جائز قسمیں ہیں۔

ائمۂ مجتہدین کے جو اجتہادات کتاب وسنت کے مطابق ہیں ان پر وہ دوہرے اجر و ثواب کے مستحق ہیں ___ اور جن اجتہادات میں ان سے غلطیاں ہوئی ہیں، اللہ انہیں معاف فرمائے، ان پر عمل امت کے لیے جائز نہیں ___ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کی پابندی کا بھی کوئی شخص شرعاً مکلف نہیں، ہر مسلمان صرف اور صرف شرعِ محمدی کا پابند ہے ___ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام!

ارکانِ اسلام

رکن اس ستون کو کہتے ہیں جس پر کوئی بھی عمارت قائم ہوتی ہے ___ اسلام کی عمارت جن پانچ ستونوں (ارکانِ خمسہ) پر قائم ہے، درج ذیل ہیں:

۱۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

۲۔ نماز قائم کرنا۔

۳۔ زکوٰۃ ادا کرنا۔

۴۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

۵۔ استطاعت ہو تو بیت اللہ کا حج کرنا۔ (بخاری، مسلم)

ان میں سے توحید و رسالت کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، باقی ارکان میں سے فی الحال نماز کا ذکر ہوگا ــــ تاہم اس سے قبل آدابِ طہارت سے واقفیت ضروری ہے، کیوں کہ طہارت نماز کے لیے شرط ہے۔

طہارت کے آداب

ایک مسلمان کے لیے یہ ضروری ہے کہ اس کا بدن اور لباس پاک صاف ہو، اسی لیے شریعت نے اس کے لیے تفصیلی تعلیمات مہیا فرمائی ہیں ــــ مثلاً:

۱۔ پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز کیا جائے، جس کے لیے یہ ضروری ہے کہ پیشاب نرم جگہ پر کیا جائے، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا جائے، حمام میں پیشاب نہ کیا جائے، پیشاب پاخانہ کرنے کے بعد تین ڈھیلے (جن میں گوبر، لید، ہڈی اور کوئلہ نہ ہو) استعمال کیے جائیں اور پھر پانی سے استنجا کیا جائے۔

۲۔ رفع حاجت کے وقت پردہ کرنا اور خود کو لوگوں کی نگاہوں سے بچانا ضروری ہے، کپڑا زمین کے قریب ہو کر اٹھایا جائے ــــ رستوں، سایہ دار جگہوں اور پانی لینے کی جگہوں پر پیشاب کرنے سے احتراز کیا جائے۔ رفع حاجت کے وقت بات چیت نہ کی جائے، استنجا کے لیے بایاں ہاتھ استعمال کیا جائے۔

۳۔ رفع حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا منع ہے ــــ بیت الخلا میں داخل ہونے یا جنگل میں قضائے حاجت کے لیے بیٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھی جائے:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ"

فراغت کے بعد یہ دعا پڑھی جائے:

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ"

یا صرف "غُفْرَانَكَ" پڑھ لیا جائے۔

بیت الخلاء سے نکلتے وقت پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں ــــ رفع حاجت سے قبل یہ اطمینان کرلیں کہ آپ کی جیب میں قرآنی آیات یا مقدس نام لکھے ہوئے اوراق تو موجود نہیں ــــ اگر انگوٹھی پر کوئی مقدس نام کندہ ہو تو اسے بھی اتار لیں!

غسل غسل جن چیزوں سے واجب ہوتا ہے، وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ نیند یا بیداری میں شہوت کے ساتھ منی کا خارج ہونا۔

۲۔ مرد کا ختنہ جب عورت کے ختنہ سے مل جائے، خواہ پانی خارج ہو یا نہیں۔

۳۔ مردے کو غسل دینا بھی واجب ہے۔

۴۔ غیر مسلم جب اسلام قبول کرے ——— یہ چاروں احکام مرد و عورت دونوں کے لیے برابر ہیں۔

۵۔ عورت کے لیے حیض یا نفاس کے خون کا بند ہو جانا۔

فرضی غسل کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دونوں ہاتھ دھوئے جائیں، پھر شرمگاہ اور بدن پر جہاں ناپاکی لگی ہو، اس کو بائیں ہاتھ سے دھویا جائے، پھر ہاتھ مٹی پر مار کر یا صابن لگا کر دھویا جائے، اس کے بعد نماز کی طرح کا پورا وضو کیا جائے (ہاں پاؤں مکمل غسل کے بعد دھوئے جائیں) اس کے بعد سر پر پانی ڈال کر پانی بالوں کی جڑوں میں پہنچایا جائے، پھر دونوں ہاتھوں سے سر پر تین بار پانی ڈالا جائے اور پھر پورے بدن پر پانی بہا لیا جائے ——— یاد رہے، اگر بدن کا کوئی حصہ خشک رہ جائے گا تو غسل نہیں ہوگا۔

فرضی غسل کے علاوہ کچھ مسنون غسل بھی ہیں، مثلاً نمازِ جمعہ، نمازِ عیدین اور احرام کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

وضو وضو کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کی جائے، پھر "بسم اللہ" پڑھ کر ہاتھوں کو تین بار دھویا جائے، پھر چلو میں پانی لے کر آدھا پانی منہ میں کلی کے لیے اور آدھا ناک میں ڈالا جائے اور ایسا تین بار کیا جائے ——— یا پہلے تین بار کلی کی جائے اور پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر ناک کو صاف کیا جائے۔ پھر پورا منہ تین بار دھویا جائے، پھر دونوں ہاتھ (پہلے دایاں، پھر بایاں) کہنیوں سمیت دھوئے جائیں، پھر دونوں ہاتھوں سے سارے سر کا مسح (پیشانی کے بالوں سے شروع کر کے گُدی تک اور پھر گدی سے واپس پیشانی کے بالوں تک) کیا جائے، پھر کانوں کا مسح کرنے کے بعد پہلے دایاں اور پھر بایاں پاؤں ٹخنوں سمیت دھویا جائے ——— یاد رہے کہ مذکورہ ترتیب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے، نیز گردن کا مسح کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

وضو سے پہلے مسواک کرنا، دورانِ وضو منہ دھوتے وقت داڑھی کا خلال کرنا اور ہاتھ پاؤں دھوتے وقت ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا، انگوٹھی کو گھما کر اس کے نیچے پانی پہنچانا، اعضاءِ وضو کو تین تین بار دھونا، اعضاء کو دھوتے وقت دائیں طرف سے شروع کرنا، مسلسل وضو کرنا، پانی ضرورت سے زائد استعمال نہ کرنا، وضو کے بعد دعاء اور کلمہ شہادت[1] پڑھنا اور پھر اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا وضو کی سنتیں ہیں۔

وضو کرنے کے بعد پیشاب اور پاخانہ کے رستے اگر کوئی چیز نکلے، بیہوشی واقع ہو، ٹیک لگائے ہوئے اونگھ آجائے یا انسان سو جائے، شرمگاہ کو کپڑے وغیرہ کے بغیر چھو لیا جائے، قے آئے یا نکسیر پھوٹے تو وضو ٹوٹ جائے گا —— بغیر ٹیک لگائے ہوئے اگر اونگھ آئے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

تیمّم جب پانی موجود نہ ہو یا بقدرِ ضرورت نہ ملے، زخم یا بیماری کے سبب یا شدید سردی کی صورت میں جب پانی استعمال کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو، یا پانی آس پاس کہیں موجود ہو لیکن اس کی موجودگی کا علم نہ ہو یا حاصل کرنا ناممکن ہو تو تیمم کرنا جائز ہے، ہاں بغیرِ عذر کے تیمم کرنا جائز نہیں!

تیمّم کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے نیت کی جائے، پھر بسم اللہ پڑھی جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو ایک مرتبہ پاک مٹی پر مار کر ان پر پھونک ماری جائے اور پھر انھیں اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل لیا جائے۔

تیمم غسل کا بھی مکمل بدل ہے، یعنی اگر غسل واجب ہو اور غسل کرنے سے شدید بیماری کا خطرہ لاحق ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھی جاسکتی ہے —— اسی طرح جن چیزوں سے وضو اور غسل واجب ہو جاتے ہیں، انہی چیزوں سے تیمم بھی واجب ہو جاتا ہے —— تیمم کے بعد بھی وضو کی طرح کلمۂ شہادت اور دعاء پڑھی جائے —— یعنی:

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

"اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ"

---

[1] دعاء اور کلمۂ شہادت تیمّم کے طریقہ کے بعد ملاحظہ ہو!

موزوں یا جرابوں پر مسح

موزوں پر مسح کرنا مشروع ہے، اسی طرح جورابوں پر بھی! شرط یہ ہے کہ موزے اور جرابیں پاک ہوں اور انھیں وضو کی حالت میں پہنا جائے ـــــ مقیم آدمی اگر روزانہ صبح وضو کر کے موزے یا جرابیں پہن لے تو رات تک اسے ان پر مسح کرنے کا حق ہے، انھیں اتار کر پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ـــــ ایسے ہی روزانہ کر سکتا ہے ـــــ یاد رہے مسح موزوں کی پشت پر کرنا چاہیے تلووں پر نہیں، مسح کا طریقہ ہے کہ دونوں پاؤں دھونے کے علاوہ پورا وضو کر لیا جائے اور آخر میں ہاتھ پانی سے بھگو کر موزوں یا جرابوں پر پھیر لیے جائیں۔

حسب ذیل باتوں سے مسح کا حکم باطل ہو جاتا ہے:

۱۔ مدت پوری ہو جانے کے بعد۔
۲۔ جنابت کی وجہ سے (یعنی جب فرض غسل واجب ہو جائے)۔
۳۔ موزے یا جرابیں اتار دینے سے!

اذان

اذان کا معنیٰ ہے، مخصوص کلمات کے ساتھ لوگوں کو نماز کے وقت بآوازِ بلند باخبر کرنا۔

جہاں تین نمازی جمع ہوں، وہاں اذان ضرور دینی چاہیے۔

اذان کے آداب یہ ہیں کہ اذان بآوازِ بلند کہی جائے ـــــ قبلہ رُخ کھڑے ہو کر اور باوضو اذان دینی چاہیے ـــــ اپنی دونوں شہادت کی انگلیوں کو کانوں میں دے کر اذان دینی چاہیے "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ" اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہتے وقت اپنے سر، گردن اور سینے کو داہنی اور باہنی جانب گھمانا چاہیے ـــــ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کر الگ الگ کر کے کہنے چاہئیں ـــــ جو شخص اذان کہے، اقامت (تکبیر) بھی وہی شخص کہے ـــــ اذان کے بعد شرعی عذر کے علاوہ مسجد سے نماز پڑھے بغیر نکلنا مکروہ ہے ـــــ اذان کہنے کا بہت زیادہ ثواب ہے، اس پر اجرت لینی منع ہے!

اذان کے کلمات

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

فجر کی اذان میں " حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ " کے بعد دو دفعہ کہیں :

" اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ "

اذانِ ترجیع (دوہری اذان)

اذان میں ترجیع یعنی دوہری اذان دینا بھی مسنون ہے ــــ دوہری اذان یہ ہے کہ : اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " اور " اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ " دو دو بار نسبتاً دھیمی آواز سے کہہ کر یہی کلمات پھر دو دو بار بلند آواز سے کہے جائیں ــــ ان کلمات سے پہلے اور بعد والے کلمات وہی ہیں جو اوپر درج کیے گئے ہیں ۔

اذان کا جواب

اذان سننے والے کو چاہیے کہ مؤذن کے ساتھ ساتھ اذان کے کلمات دوہراتا جائے، صرف " حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ " اور " حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ " کے جواب میں " لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ " پڑھے

جب اذان ختم ہو جائے تو سننے والا پہلے وہی درود پڑھے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے :

درودِ ابراہیمی

" اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ "

پھر یہ دعا پڑھے :

" اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ "

" اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ط رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا "

مغرب کی اذان سُن کر درج ذیل کلمات پڑھنے بھی مسنون ہیں :

"اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ وَ اِدْبَارُ نَھَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِیْ"

اقامت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

اذان کی طرح اقامت کا بھی جواب دینا چاہیے !— یاد رہے ، اگر اذان اکہری ہو تو اقامت اکہری ہوگی ، یعنی وہی کلمات جو اوپر ذکر ہوئے ہیں !— لیکن اگر اذان دوہری (ترجیع) ہو تو اقامت دوہری ہوگی ، ہم نے اذان کے جو کلمات اوپر درج کیے ہیں ، ان میں "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کے بعد دو دفعہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" کا اضافہ کرلیا جائے تو یہ دوہری تکبیر ہوگی !

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے :

"بِسْمِ اللّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ"

"اللہ کے نام کے ساتھ اور درود اور سلام ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ، اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"

مسجد سے نکلنے کی دعاء

مسجد سے باہر نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالے اور یہ دعاء پڑھے :

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ"

"اے اللہ ! بے شک میں سوال کرتا ہوں فضل تیرے سے"

الصَّلٰوۃ
(نماز)

نماز کی فرضیت اور تعداد

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے، جو ہر بالغ مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے، نماز کسی حالت میں معاف نہیں ہے، کفر واسلام کے درمیان تمیز نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے ہی سے ہوتی ہے، نماز دن اور رات میں پانچ بار فرض ہے۔ ان پانچوں فرض نمازوں کے نام یہ ہیں:

فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء

فجر : فجر کی نماز مع سنت چار رکعت ہے، پہلے دو رکعت سُنّتِ مؤکدہ، اس کے بعد دو رکعت فرض۔ فجر کی فرض رکعتیں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں تو امام بلند آواز سے قرأت کرے اور مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ کر باقی قرأت خاموشی سے سنے۔

فجر کی دو سنتیں اللہ کے رسولؐ کو دنیا کی سب چیزوں سے زیادہ پیاری تھیں۔ (مسلم)

اگر فجر کی دو رکعت سنّت جماعت سے قبل چھوٹ جائیں تو جماعت کے فوراً بعد آفتاب نکلنے سے پہلے پڑھ لی جائیں۔ (اصحاب السّنن الّا النّسائی)

ظہر : ظہر کی نماز چار رکعت فرض ہے اور چھ رکعت سنت ہے، یہ سب سرّاً (چپکے) پڑھی جائیں۔ فرض سے پہلے چار سنت، فرض کے بعد دو رکعت سنّت سب مل کر دس رکعت ہوئیں۔

عصر : صرف چار رکعت فرض ہے۔

مغرب : مغرب کی فرض نماز تین رکعت ہے، دو رکعت جہراً پڑھ کر تشہد کیا جائے اور تیسری رکعت سرّاً پڑھی جائے۔

مغرب کے فرضوں کے بعد دو رکعت سنّت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نہیں چھوڑی اور مغرب کی اذان کے بعد (فرضوں سے پہلے) بھی دو رکعت نفل پڑھنی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

عشاء : چار رکعت فرض (تشہد سے پہلے دو رکعت جہرًا اور اس کے بعد دو رکعت سرًّا) ـــــ عشاء کے بعد دو رکعت سنت ثابت ہے ۔

وتر : وتر کی نماز ایک رکعت یا تین رکعت پڑھنی مسنون ہے ۔ تیرہ رکعات تک پڑھنی بھی ثابت ہے ۔ تین اور پانچ رکعات ایک قعدہ اور ایک سلام کے ساتھ پڑھی جائیں ۔

دن اور رات میں فرض نمازوں کی مجموعی رکعات ۱۷ ہیں ـــــ ظہر چار رکعت، عصر چار، مغرب تین، عشاء چار، اور فجر دو رکعات ۔ اور ۱۲ رکعات سنتیں : فجر کے پہلے دو، ظہر کے پہلے چار، ظہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو، اور وتر ایک یا تین ۔

نماز کی شرطیں

نماز کی قبولیت کے لیے حسب ذیل شرطیں ہیں :

(۱) اسلام، یعنی آدمی صحیح العقیدہ مسلمان ہو ۔

(۲) عقل، یعنی آدمی پاگل نہ ہو، عقل و شعور کی حالت میں ہو ۔

(۳) پہچان و تمیز، یعنی آدمی اس عمر کو پہنچ جائے کہ شرم و حیا وضو و پاکی وغیرہ سمجھنے لگے ۔

(۴) نجاست سے پاکی حاصل کرنا، باوضو ہونا ۔

(۵) بدن پر کہیں نجاست لگی ہو تو اس کو دور کرنا ۔

(۶) پوشیدہ و شرم کے مقامات کو چھپانا ۔

(۷) وقت آجانا ۔

(۸) قبلہ رُخ ہونا ۔

(۹) نیت کرنا ۔

(۱۰) لباس اور جائے نماز کا پاک ہونا ۔

نماز کے ارکان :

نماز کے تیرہ رکن ہیں :

۱ ـ **قیام :** یعنی نماز کھڑے ہو کر پڑھنا ۔ بیمار اور معذور اس سے الگ ہیں ۔

۲ ـ **تکبیرِ تحریمہ :** یعنی "اَللّٰہُ اَکْبَرْ" کہہ کر نماز شروع کرنا ۔ اس

کے معنی و ترجمہ سے نماز نہیں ہوگی۔

۳۔ **سورۂ فاتحہ پڑھنا** : سورۂ فاتحہ ہر نماز میں سب کے لیے پڑھنا ضروری ہے، خواہ امام ہو یا مقتدی، نماز جہری ہو یا سرّی، فرض ہو یا سنّت یا نفل۔ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی!

۴۔ **رکوع** : اس طرح کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں اور کمر سیدھی ہو جائے۔

۵۔ **قومہ** : رکوع سے اٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جانا۔

۶۔ **تعدیل** : یعنی رکوع و سجدہ اطمینان کے ساتھ کرنا۔

۷۔ سات اعضاء پر سجدہ کرنا : دونوں ہاتھوں پر، دونوں قدموں کے پنجوں پر، دونوں گھٹنوں پر اور پیشانی مع ناک پر سجدہ کرنا۔

۸۔ سجدہ سے اُٹھنا۔

۹۔ دونوں سجدوں کے درمیان سکون سے بیٹھنا۔

۱۰۔ تمام ارکان کی ادائیگی میں اطمینان و سکون کرنا۔

۱۱۔ تین اور چار رکعت والی نماز میں آخری جلسہ میں بیٹھنا۔

۱۲۔ آخری جلسہ میں التحیات کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔

۱۳۔ دائیں اور بائیں جانب "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ" کے ساتھ منہ پھیرنا۔ (صحاح ستہ)

واجباتِ نماز

نماز میں حسب ذیل چیزیں واجب ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے علاوہ دوسری تکبیریں کہنا۔

(۲) رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کہنا۔

(۳) جہری نمازوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد بلند آواز سے "آمین" کہنا۔

(۴) "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ ط حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" کہنا۔

(۵) رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہنا۔

(۶) سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہنا۔

(۷) دونوں سجدوں کے درمیان "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ" کہنا۔

(۸) تشہدِ اوّل اور جلسۂ اولیٰ

(۹) پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کچھ مزید آیتیں پڑھنا۔ (صحاح ستہ)

نماز کی مسنون باتیں

حسب ذیل چیزیں نماز میں مسنون ہیں :

۱- ثناء پڑھنا۔

۲- سینے پر ہاتھ باندھنا (داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی کلائی پر سینہ پر رکھنا)

۳- رفع یدین۔ نماز شروع کرتے وقت، رکوع جاتے وقت، رکوع سے اُٹھتے وقت اور تشہد اولیٰ سے اٹھ کر تیسری رکعت شروع کرتے وقت کندھوں تک دونوں ہاتھ اُٹھانا۔

۴- تسبیح پڑھنا۔ رکوع اور سجدہ میں تین یا تین سے زیادہ تسبیح پڑھنا۔

۵- رکوع میں سر اور پیٹھ دونوں کو برابر کرنا۔

۶- سجدہ میں بازوؤں کو پہلوؤں سے اور رانوں کو پیٹ سے دور رکھنا۔

۷- دونوں سجدوں کے درمیان اور پہلے تشہد میں اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو سیدھا کھڑا کرنا۔

۸- تورک، دوسرے تشہد میں بائیں کولہے پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو سیدھا کھڑا کرنا۔

۹- درود پڑھنا۔

۱۰- مغرب و عشاء و فجر کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے کرنا۔ اور ظہر و عصر کی نماز میں چپکے سے کرنا۔

نماز کا مفصل طریقہ

پاک جسم اور پاک کپڑوں میں، پاک جگہ پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز کی نیت سے دونوں ہاتھ مونڈھوں کے برابر کر کے، "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہے اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں کلائی پر رکھ کر سینے پر باندھ لے اور ساتھ ہی پھر ثناء پڑھے :

"اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔"

"اے اللہ میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کر دے جیسے

تو نے دوری پیدا کی ہے مشرق اور مغرب کے درمیان، اے اللہ مجھے خطاؤں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے، اے اللہ میری خطاؤں کو پانی اور برف اور اولے سے دھو دے۔"

اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" اس کے بعد "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے!

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ اٰمین!"

"سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام مخلوقات کا پروردگار ہے۔ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ انصاف کے دن کا حاکم۔ اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہم کو سیدھے رستے چلا۔ ان لوگوں کے رستے جن پر تو اپنا فضل وکرم کرتا رہا۔ نہ ان کے جن پر غصے ہوتا رہا، اور نہ گمراہوں کے۔"

اس کے بعد کوئی سورہ پڑھے مثلاً:

"قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ۔"

"(اے پیغمبرؐ) کہہ دو کہ اے کافرو! جن (بتوں) کو تم پوجتے ہو، ان کو میں نہیں پوجتا۔ اور جس (اللہ) کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے اور (میں کہتا ہوں کہ) جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش کرنے والا نہیں ہوں۔ اور نہ تم اس کی بندگی کرنے والے (معلوم ہوتے) ہو جس کی میں بندگی کرتا ہوں، تم اپنے دین پر میں اپنے دین پر۔"

اس کے بعد دونوں ہاتھ مونڈھوں تک، اٹھا کر کہے " اللہُ اکبرُ " اور رکوع میں جائے اس طرح کہ دونوں ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھ کر کمر سیدھی کرے، اور سر پیٹھ کے برابر سیدھا رکھے۔ اور "سُبحانَ رَبِّیَ العَظِیم" تین، یا تین سے زائد بار پڑھے۔ پھر "سَمِعَ اللہُ لِمَن حَمِدَہٗ" کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو جائے اور دونوں ہاتھ مونڈھوں تک اٹھائے (رفع یدین کرے) اور کہے: "رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ، حَمداً کَثِیراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیہِ"، پھر "اللہ اکبر" کہے، سجدہ کے لیے زمین کی طرف جھکے اور سجدہ کرے اس طرح کہ دونوں ہاتھ مع کہنیوں کے دونوں پہلوؤں سے دور رکھے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں کھولے اس طرح کہ انگلیوں کے سر قبلہ کی طرف ہوں اور پیشانی اور ناک زمین پر پڑ جائیں۔ اور تین بار یا زیادہ بار کہے: "سُبحَانَ رَبِّیَ الاَعلیٰ" پھر "اللہ اکبر" کہتا ہوا سجدہ سے سر اٹھائے پھر بایاں پاؤں موڑ کر اس پر بیٹھ جائے۔ اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے۔ اور بالکل اطمینان سے بیٹھے۔ اس طرح کہ تمام ہڈیاں اپنی جگہ سیدھی ہو جائیں اور یہ دعا پڑھے:

"اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی وَارحَمنِی وَاھدِنِی وَعَافِنِی وَارزُقنِی" (مسلم)

"اے اللہ مجھ کو بخش دے مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت عطا فرما، مجھے عافیت دے، اور مجھ کو روزی دے"۔

پھر "اللہ اکبر" کہے اور پہلے کی طرح سجدہ کرے، اور پہلے کی طرح تسبیح پڑھے۔ پھر "اللہ اکبر" کہہ کر سر اٹھائے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے۔ خوب اطمینان کر کے دوسری رکعت کے لیے اس طرح کھڑا ہو کہ دونوں ہاتھ زمین پر ٹیک دے اور سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سینے پر ہاتھ باندھ لے۔ اب دوسری رکعت میں پہلے کی طرح سورۂ فاتحہ پڑھے، پھر کوئی دوسری سورہ ملائے مثلاً:

"قُل ھُوَاللہُ اَحَدٌ ٥ اَللہُ الصَّمَدُ ٥ لَم یَلِد وَلَم یُولَد ٥ وَلَم یَکُن لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ٥"

"کہو کہ وہ (ذات پاک جس کا نام) اللہ (ہے) ایک ہے۔ (وہ) معبود برحق جو بے نیاز ہے، نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔"

پھر " اللہ اکبر " کہہ کر رفع یدین کرتے ہوئے پہلے کی طرح رکوع کرے، رکوع کی دعا پڑھے، اور " سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ " کہہ کر کھڑا ہو جائے، ساتھ ہی رفع یدین کرے، اور " رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ " آخر تک پڑھے۔

دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں جائے۔ پھر اٹھ کر بیٹھے، دعا پڑھے اور دوسرا سجدہ کرے۔ اس کے بعد تشہد میں بیٹھے وہ اس طرح کہ :

بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جائے اور داہنا پاؤں کھڑا رکھے — داہنے ہاتھ کو داہنے گھٹنے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھے۔ اور التحیات[1] پڑھے۔

التحیات میں جب " اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ " پر پہنچے تو شہادت کی انگلی سے اشارہ کرے۔

تشہد سے اٹھ کر " اللہ اکبر " کہتا ہوا، تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور رفع یدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھ لے۔

اب تیسری رکعت میں چپکے چپکے صرف سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی دوسری سورہ نہ ملائے، اسی طرح چوتھی رکعت بھی پڑھے، آخری قعدہ میں پہلے التحیات پڑھے، اس کے بعد درود شریف[2] اس کے بعد یہ دعا پڑھے :

---

[1] اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (بخاری)

" ساری حمد وثنا اور نمازیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ کے لیے ہیں، اے نبی آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت نازل ہو، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں "

[2] " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ " (بخاری) (باقی حاشیہ آئندہ صفحہ پر)

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ۔" (بخاری ومسلم)

"اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں، پس تو ہی اپنے فضلِ خاص سے مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما، بیشک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔"

اس کے بعد داہنی طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے :

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ"

اور بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہے :

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ"

سلام پھیرنے کے بعد بلند آواز سے ایک بار "اللہ اکبر" کہنا چاہیئے۔ اور کم از کم تین مرتبہ "اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ" کہنا چاہیئے، پھر یہ ذکر پڑھنا چاہیئے :

"اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔" (مسلم)

فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰہِ" ۳۳ مرتبہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" ۳۴ مرتبہ "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" کہنا چاہیئے، اور ایک مرتبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَہٗ، لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" کہنا چاہیئے۔

فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا مسنون ہے مگر اس کا التزام نہ کرے۔ (بخاری، احمد)

(بقیہ حاشیہ) "اے اللہ رحمت نازل کر محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جیسے رحمت نازل کی تو نے ابراہیمؑ پر اور آلِ ابراہیمؑ پر بیشک تو قابلِ تعریف بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر جس طرح برکت نازل کی تو نے ابراہیمؑ اور آلِ ابراہیمؑ پر، بیشک تو قابلِ تعریف اور بزرگی والا ہے۔"

جُمعہ کی نماز

جمعہ کی اہمیت وفضیلت

(۱) جمعہ سیدالایام ہے۔ (مسلم)
(۲) عیدالفطر اور عیدالاضحٰی سے افضل ہے۔ (مسند احمد)
(۳) اللہ تعالیٰ نے اسی دن حضرت آدمؑ کو پیدا کیا۔ (مسند احمد)
(۴) اسی دن حضرت آدمؑ کو زمین پر اتارا۔ (مسلم)
(۵) اسی دن حضرت آدمؑ کو وفات دی۔ (مسلم)
(۶) جمعہ کے دن ایک ایسی بہتر گھڑی ہے کہ اگر اس وقت اللہ سے دعاء کی جائے تو ضرور قبول ہو گی۔ (مسلم)
(۷) اسی دن قیامت قائم ہو گی۔ (مسلم)
(۸) جمعہ کے دن یارات میں سورۂ کہف کا پڑھنا مستحب ہے۔ (النسائی)
(۹) جمعہ کے دن ہر بالغ مسلمان پر غسل واجب ہے۔ (بخاری ومسلم)
(۱۰) جمعہ کے دن اچھے کپڑے پہن کر اہتمام سے نکلنا چاہیئے۔ (بخاری ومسلم)
(۱۱) جمعہ کی نماز کے لیے مسجد میں جلدی جانا چاہیئے۔ (بخاری ومسلم)
(۱۲) جمعہ کے دن نمازیوں کی گردن پھاند کر آگے جانا سخت منع ہے۔ (ابوداؤد)
(۱۳) مسجد میں جاکر سنتیں پڑھے۔

فرضیت :

جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ." (الجمعۃ: ۹)

"اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لیے اذان کہی جائے تو نماز و ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔"

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"الجمعة حق واجب علٰی کلّ مسلم فی جماعة الّا اربعة : عبد مملوك او امرأة او صبی او مریض" (بخاری ومسلم)

"جمعہ جماعت کے ساتھ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے، سوائے چار قسم کے لوگوں کے : غلام، عورت، بچہ، بیمار۔"

جمعہ کی جماعت قائم کرنے کے لیے تین آدمیوں کا ہونا کافی ہے۔ جمعہ کی نماز شہر، دیہات، مسجد، مکان اور کھلی فضا میں ہر جگہ پڑھنا جائز ہے۔

بلا عذر جمعہ ترک کرنے والا سخت گنہگار ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے : "جس نے تین جمعہ سستی سے چھوڑ دیا تو اللہ اس کے دل پر مہر لگا دے گا۔" (ابو داؤد)

دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا

دو نمازوں کو ایک ساتھ پڑھنا جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر اور عصر ایک ساتھ پڑھی اور مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھی۔ (بخاری ومسلم)

سفر کے لحاظ سے جمع تقدیم اور جمع تاخیر دونوں صورتیں جائز ہیں۔ مثلاً عرفہ کے دن عصر کی نماز ظہر کے ساتھ ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ پڑھی (یہ جمع تقدیم ہے) اور رات میں مزدلفہ تشریف لائے تو تاخیر کے ساتھ مغرب اور عشاء ساتھ پڑھی (یہ جمع تاخیر ہے)۔ (مسلم)

مسافر حالتِ سفر میں جہاز (بحری یا ہوائی پر) نیز ریل یا موٹر یا بس میں قبلہ رُخ ہو کر نماز شروع کرے، اس کے بعد سواری کا رُخ قبلہ کی سمت سے بدل جائے تو کچھ حرج نہیں (متفق علیہ)

مسافر کی نماز

مسافر کے لیے، جب تک وہ سفر میں رہے، اللہ تعالیٰ نے نماز میں قصر کرنے کی رعایت دی ہے، ارشاد ہے :

"وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا

مِنَ الصَّلٰوۃِ ۔" (النساء : ۱۰۱)

" اور جب تم ملک میں سفر کرو تو تم پر کچھ گناہ نہیں کہ تم نماز میں کمی کرو۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :

" یہ اللہ نے تم پر انعام کیا ہے، اس کے انعام کو قبول کرو۔" (بخاری و مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ سفر میں قصر کرتے رہے، اور آپؐ کے ساتھ اصحاب کرامؓ نے بھی قصر کیا۔ قصر یہ ہے کہ چار رکعت والی نمازوں میں صرف دو رکعت فرض ادا کرے اور وتر ضرور پڑھے، کیونکہ وتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ پڑھی ہے۔ ہاں مغرب کے تین فرض ہی پڑھے جائیں۔ قصر نماز اپنے شہر سے باہر نکل کر پڑھی جاسکتی ہے۔

جب کوئی شخص سفر شروع کرے تو شہر سے باہر نکل جانے کے بعد قصر کرنا شروع کر دے۔ خواہ سفر کتنا ہی لمبا کیوں نہ ہو، گھر واپسی تک قصر کرتا رہے۔ لیکن اگر کسی شہر میں چار دن سے زیادہ ٹھہرنے کا فیصلہ کر لے تو قصر نہ کرے، نماز پوری پڑھے۔ لیکن قیام کی مدت متعین نہ ہو سکے تو سفر بھر قصر کرتا رہے۔ (مسند احمد)

مسافر کے لیے قصر کرنا افضل ہے لیکن اگر کسی وجہ سے پوری نماز بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔

عیدین کی نماز

(۱) عیدین کی نماز سنتِ موکدہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرتِ مدینہ کے بعد اسے زندگی بھر پڑھا اور عورتوں اور مردوں کو اس میں شریک ہونے کا حکم دیا۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ ہم عیدین میں اچھے کپڑے پہن کر نکلیں، خوشبو لگائیں، اور قیمتی جانور عید الاضحیٰ میں ذبح کریں۔ (مسند حاکم)

(۳) عید الفطر کے دن عید گاہ میں نکلنے سے پہلے کچھ کھالیں، اور عید الاضحیٰ کے دن قربانی کے گوشت سے افطار کریں۔ (بخاری)

(۴) اگر بارش اور بدامنی کا خوف نہ ہو تو عیدین کی نماز کا شہر سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداؤد)

(۵) عیدین کے لیے چھوٹے بڑے، عورت مرد، حائضہ و طاہرہ سب کو عید گاہ کی طرف گھر سے نکلنا چاہیئے۔ حائضہ عورت صرف دعا میں شریک ہوگی اور نماز سے علیحدہ

رہے گی ۔ (بخاری)

(۶) عید کی نماز کے لیے راستہ بدل کر آنا اور جانا چاہیئے ۔ (مسلم)

(۷) عیدین کی نماز کا وقت سورج طلوع ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہی شروع ہو جاتا ہے (مسند احمد)

(۸) عیدین کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں کہنی چاہیئے ۔ (متفق علیہ)

(۹) عیدین کی نماز میں کل ۱۲ بارہ تکبیریں مسنون ہیں ۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرنا مسنون ہے ۔ (احمد و ابنِ ماجہ)

(۱۰) عیدین کی نماز سے پہلے یا بعد میں مصلیٰ یا مسجد میں کوئی نفل یا سنّت نہیں پڑھنی چاہیئے (بخاری و مسلم)

(۱۱) عیدین کی نماز کا طریقہ یہ ہے کہ عیدگاہ میں سب سے پہلے بغیر اذان و تکبیر کے دو رکعت نماز پڑھی جائے ۔ پہلی رکعت میں تکبیرِ تحریمہ کے بعد قرأت سے پہلے سات تکبیریں زائد کہی جائیں اور ہر تکبیر کے ساتھ امام اور مقتدی سب لوگ رفع الیدین کریں ۔ اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہی جائیں ، رفع الیدین کے ساتھ ۔

(۱۲) نماز کے بعد سب نمازی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے خطیب کا خطبہ سنیں اور آخر میں اجتماعی دعائیں مانگیں ۔ (ابنِ ماجہ)

(۱۳) عید کے دن جائز اور مباح طریقہ کا کھیل کود ، جائز شعر و شاعری اور جشنِ مسرت مباح ہے ۔ (صحاح ستہ)

(۱۴) عیدین کے دنوں میں کثرت سے تکبیر کہنا درست ہے ، تکبیر یہ ہے :
" اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ "

عید الفطر کے دن گھر سے نکلنے کے وقت سے لے کر خطبہ شروع ہونے تک تکبیر کہتے رہنا چاہیئے ۔

عید الاضحیٰ کے موقع پر نویں کی صبح سے ۱۳ اویں ذی الحجہ کی عصر تک تکبیر پڑھنی چاہیئے ۔

(جاری ہے)